روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 21۔اکتوبر 2015ء 7 محرم 1437 ہجری 21۔اخاء 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 239

رسول اللہ کے پیارے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون پیارا ہے۔تو آپ نے فرمایا حسن اور حسین۔ آپؐ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے میرے بیٹوں کو بلاؤ۔ پھر آپؐ ان دونوں کو گلے سے لگاتے اور بوسہ دیتے تھے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب- مناقب الحسن و الحسین حدیث نمبر3705)

اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر واستقامت‘ زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے

حسین رضی اللہ عنہ طاہر ومطہر اور سرداران بہشت میں سے ہے

حضرت مسیح موعود کے قلم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عظمتوں کا بیان

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتداء کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو ان میں سے ہیں۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسینؓ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسینؓ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 654)

بیت الصادق جرمنی کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران بیت الصادق جرمنی کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت فرمائی۔ اس تقریب کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستان وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر کی جائے گی۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

24/اکتوبر 8:10pm,12:15pm 11:25pm
25/اکتوبر 6:40am

کانووکیشن جامعہ احمدیہ جرمنی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران جامعہ احمدیہ جرمنی کے سالانہ کانووکیشن میں بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ یہ پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق درج ذیل اوقات میں نشر کیا جائے گا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

25/اکتوبر 8:20pm, 11:35pm
26/اکتوبر 6:20am, 1:30am
27/اکتوبر 11:20pm, 12:00pm
28/اکتوبر 6:20am

علمی سیمینار بعنوان زلزلہ

نظارت تعلیم کے تحت ’’زلزلہ کے اسباب سائنس کی روشنی میں‘‘ کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں زلزلہ کے اسباب کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ یہ سیمینار مورخہ 25۔اکتوبر 2015ء کو ہوگا۔ اس سیمینار میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروا لیں۔ رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Email:registration@njc.edu.pk
Tel:0476212473
Mob:03339791321
(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ادار یہ

صادقوں کے منہ اور پہلی نظر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور......۔

(اربعین نمبر3، صفحہ 58)

اور خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جو صادقوں کو ایک نظر میں بلکہ پہلی نظر میں پہچان لیتے ہیں۔ جیسے تیز نظر افراد پہلی رات کے ہلال کو دیکھ لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں میں ایک کثیر تعداد ان پاکباز لوگوں کی بھی ہے۔ جن کی پہلی نظر نے ہی حضور کو صادق قرار دیا اور پھر دل و جان سے ان پر فدا ہو گئے۔ اس نشست میں ایسے ہی چند سعید روحوں کے واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

پہلا واقعہ حضرت فضل الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا ہے جنہیں حضور کا چہرہ بدر کے مقابلے میں زیادہ روشن نظر آتا تھا۔ حضرت فضل الٰہی ولد کرم الدین صاحب تاریخ وفات 1892ء احمد آباد ضلع جہلم رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بعد نماز مغرب بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر شاہ نشین پر مشرق کی طرف رخ کر کے بیٹھے تھے اور یہ عاجز مغرب کی طرف منہ کر کے حضور کے سامنے بیٹھا تھا کہ **مشرق سے چاند طلوع ہوا۔ 14ویں یا 15ویں کا تھا۔ اس وقت مجھے حضور کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلتی اور چاند کی شعاعوں سے ٹکراتی نظر آتی تھیں۔**

(رجسٹر روایات نمبر6 صفحہ 9)

حضرت شیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ دھرم کوٹ جگہ میں ایک سکھ نے جو کہ وہاں کا نمبردار تھا۔ حضرت مسیح موعود کو گالیاں دیں اور میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ ہماری لڑائی ہو گئی اور اس نے مقدمہ کیا اور ہم نے بھی اور گورداسپور میں مقدمہ پیش ہوا اور راضی نامہ ہو گیا۔ بعد میں وہ کہنے لگا کہ مجھے مرزا صاحب دکھاؤ۔ اس پر ہم نے **حضرت مسیح موعود دکھائے اور وہ کہنے لگے کہ واقعی یہ تو بزرگ آدمی ہیں۔** اس پر حضور نے فرمایا کہ ''جٹ کس طرح ڈر گیا۔'' میں نے عرض کیا کہ حضور کی دعاؤں کے طفیل ہی ہم نے فتح پائی ہے۔ اس پر حضرت صاحب بہت خوش ہوئے۔ اس وقت حضور گورداسپور میں کرم دین والے مقدمہ پر گئے ہوئے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد7 صفحہ 80)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب گرداور تھے۔ وہ ریویو آف ریلیجنز کو پڑھ کر تلاش حق کے لئے بے تاب ہو گئے اور آخر 1903ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان چل پڑے۔ آگے کے حالات انہی کی زبانی سنئے۔ فرماتے ہیں۔ پیدل راستہ پوچھتے پچھاتے دوسرے دن دیار محبوب میں آ پہنچا۔ راستے میں میں نے حضور کی صداقت کے کچھ دلائل سوچے تھے۔ جن میں سے ایک یہ تھا کہ میں پہنچ کر دیکھوں گا کہ جو آپ کی صحبت میں دیرینہ رہنے والے ہیں ان کے اخلاق و عادت پر آپ کا کیا اثر ہے اور وہ آپ کا کیسا ادب اور احترام کرتے ہیں اور صادقوں کے چہرے پر جو ان کی صداقت کے آثار ہوتے ہیں وہ آپ میں کیسے ہیں۔ جبکہ میرے پیر میں ایک قوت جذب اور ایک رعب اور جلال تھا۔ وہ آپ میں کس حد تک ہے اور شریعت کے کس حد تک پابند ہیں۔ غرض کہ جب **میں حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ تو پہلے وقت میں تو ایک معمولی سی کشش حضور کی طرف سے اپنے اندر پائی لیکن دوسرے وقت تو آپ کی طرف سے یکبارگی ایسی کشش پیدا ہوئی جو میری برداشت سے باہر تھی۔ جس سے میں بے بس ہوا جاتا تھا۔** آخر اسی بے چینی اور اضطراب میں خدا خدا کرتے رات بسر کی اور صبح ہوتے ہی چھوٹی سی بیت مبارک میں ڈیرہ آن جمایا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ چند معزز ہندو مہمان جو بہت بارعب اور عہدیدار معلوم ہوتے تھے آپ کی زیارت کے لئے آئے اور انہوں نے سیڑھیوں کے اوپر پہنچ کر ایک رقعہ حضور کی خدمت والا میں اندر بھیجا۔ وہاں ایک خادمہ جواب لے کر آئی کہ حضور ابھی آتے ہیں۔ اس وقت میرے خیال میں گزرا کہ یہ لوگ تو بہت بارعب ہیں اور حضرت صاحب سادہ ہیں دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ابھی میرے دل میں یہ خیال گزر رہی تھا کہ اتنے میں اندر سے ایک قوت آئی۔ جس نے زائرین پر ایک سکتے کا عالم طاری کر دیا اور ابھی یہ نظارہ میں دیکھ ہی رہا تھا کہ یک بیک دروازہ کھل گیا اور حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ بس پھر کیا تھا مہمان بدستور سکتے میں تھے اور کچھ بول نہیں سکتے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء جلد6 صفحہ 114)

ایک دفعہ مردان کا کوئی آدمی میاں محمد یوسف صاحب کے ساتھ حضرت مولانا نورالدین صاحب سے علاج کرانے قادیان آیا۔ چونکہ یہ شخص حضرت اقدس کا سخت دشمن تھا اور محض علاج کی خاطر مجبوراً قادیان آیا تھا اس لئے اُس نے محمد یوسف صاحب سے یہ شرط کر لی تھی کہ قادیان میں مجھے احمدیوں کے محلّہ کے باہر کوئی مکان لے دینا۔ چونکہ اس محلّہ میں مَیں کبھی گھسنا بھی نہیں چاہتا۔ خیر وہ آیا اور احمدی محلّہ سے باہر ٹھہرا۔ علاج ہوتا رہا کچھ دنوں کے بعد اُسے افاقہ ہوا تو وہ واپس جانے لگا۔ محمد یوسف صاحب نے کہا کہ تم قادیان آئے اور اب جاتے ہو ہماری (بیت) تو دیکھتے جاؤ۔ اُس نے انکار کیا میاں صاحب نے اصرار کیا۔ اُس نے اس شرط پر مانا کہ ایسے وقت میں مجھے وہاں لے چلو کہ وہاں نہ مرزا صاحب ہوں اور نہ کوئی اور احمدی موجود ہو۔ میاں محمد یوسف صاحب نے مان لیا اور ایسا ہی وقت دیکھ کر اُسے بیت مبارک میں لائے۔ مگر خدا کی قدرت کہ ادھر اس نے بیت میں قدم رکھا اور اُدھر حضرت اقدس کے مکان کی کھڑکی کھلی اور آپ کسی کام کے لئے ''بیت'' میں تشریف لائے۔ **اس شخص کی نظر حضرت اقدس کی طرف اٹھ گئی اور وہ بیتاب ہو کر آپ کے سامنے آ گیا** اور اُسی وقت بیعت کر لی۔

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1242)

مکرم عبدالباسط بٹ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا خواجہ عمرو صاحب رفیق حضرت مسیح موعود شال بافی کا کام کیا کرتے تھے اور اکثر اپنے کاروبار کے سلسلہ میں امرتسر جایا کرتے تھے۔ 1896ء میں وہ امرتسر اپنے کسی تجارتی کام کے سلسلہ میں گئے۔ تو انہیں علم ہوا کہ قادیان میں کسی شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے چنانچہ یہ بات سنتے ہی وہ قادیان روانہ ہو گئے اور جب **حضرت مسیح موعود کا چہرہ مبارک دیکھا تو بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کہ یہ چہرہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔** چنانچہ اسی وقت بیعت کر لی۔

(الفضل 5 ستمبر 2014ء)

حضرت مدد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اپنے وطن میں رمضان المبارک کے مہینے میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس دفعہ قادیان میں جا کر روزے رکھوں اور عید وہیں پڑھ کر پھر اپنی ملازمت پر جاؤں۔ اُن دنوں مَیں ابھی نیا نیا ہی فوج میں جمعدار بھرتی ہوا تھا۔ (یہ فوج میں جونیئر کمیشن افسر کا ایک رینک ہوتا تھا) تو میری اس وقت ہر چند یہی خواہش تھی کہ اپنی ملازمت پر جانے سے پہلے میں قادیان جاؤں تا حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار حاصل کر سکوں اور دوبارہ آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کروں۔ کیونکہ میری پہلے بیعت 1895ء یا 1896ء کی تھی۔ کہتے ہیں یہ بیعت جو تھی وہ ڈاک کے ذریعے ہوئی تھی۔ نیز میرا اُن دنوں قادیان میں آنے کا پہلا موقع تھا اس لئے بھی میرے دل میں غالب خواہش پیدا ہوئی کہ ہو نہ ہو ضرور اس موقع پر حضور کا دیدار کیا جائے۔ جونہی یہاں آ کر **میں نے حضور کے چہرہ مبارک کا دیدار کیا تو میرے دل میں یکلخت یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مجھ کو ساری ریاست کشمیر بھی مل جائے تو بھی مَیں آپ کو چھوڑ کر قادیان سے باہر ہرگز نہ جاؤں۔** یہ محض آپ کی کشش تھی جو مجھے واپس نہ جانے پر مجبور کر رہی تھی۔ میرے لئے آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر قادیان سے باہر جانا بہت دشوار ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے آپ کو دیکھتے ہی سب کچھ بھول گیا۔ میرے دل میں بس یہی ایک خیال پیدا ہو گیا کہ اگر باہر کہیں تیری تنخواہ ہزار روپیہ بھی ہو گئی تو کیا ہو گا؟ لیکن تیرے باہر چلے جانے پر پھر تجھ کو یہ نورانی اور مبارک چہرہ ہرگز نظر نہ آئے گا۔ مَیں نے اس خیال پر اپنے وطن کو جانا ترک کر دیا اور یہی خیال کیا کہ اگر آج یا کل تیری موت آ جائے تو حضور ضرور ہی تیرا جنازہ پڑھائیں گے جن سے تیرا بیڑا پار ہو جائے گا۔ اور اللہ بھی راضی ہو جائے گا۔ اور قادیان میں ہی رہنے کا ارادہ کر لیا۔ میرا یہاں پر ہر روز کا یہی معمول ہو گیا کہ ہر روز ایک لفافہ دعا کے لئے حضور کی خدمت میں آپ کے در پر جا کر کسی کے ہاتھ بھجوا دیا کرتا مگر دل میں یہی خطرہ رہتا کہ کہیں حضور میرے اس عمل سے ناراض نہ ہو جائیں اور اپنے دل میں یہ محسوس نہ کریں کہ ہر وقت ہی تنگ کرتا رہتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال غلط نکلا۔ وہ اس لئے کہ ایک روز حضور نے مجھے تحریراً جواب میں فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ مجھے یاد کراتے رہتے ہو جس پر میں بھی آپ کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہتا ہوں۔ انشاء اللہ پھر بھی کرتا رہوں گا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد4 صفحہ 96-95 روایت مدد خان صاحب)

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ ہالینڈ

نن سپیٹ ہالینڈ میں ورود مسعود، بیت النور کا تعارف، Live ریڈیو اور ریجنل T.V کے لئے انٹرویوز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4۔اکتوبر 2015ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دو ممالک ہالینڈ اور جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح دس بج کر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد و خواتین بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔

روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے ایک ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover بندرگاہ انگلستان کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔

Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel آتی ہے۔ جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کے ساحلی علاقوں کو آپس میں ملاتی ہے۔اس سرنگ کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے ساحلی شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب صدر مجلس انصاراللہ، مکرم مرزا محمود صاحب، مکرم ناصر انعام صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر تبشیر)، مکرم غالب احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور مکرم نذیر بلوچ صاحب (حفاظت خاص) اور مکرم عمران ظفر صاحب مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ، خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ تیس منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر چالیس منٹ پر Channel Tunnel پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چینل ٹنل کے پارکنگ ایریا میں تشریف لے آئے۔ بارہ بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر بورڈ (Board) کی جاتی ہیں۔قافلہ کی گاڑیاں دوسری منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین اپنے وقت کے مطابق بارہ بج کر بیس منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی 31 میل ہے اور اس میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔اس سرنگ کا گہراترین حصہ سمندر کی طے سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل (Tunnel) میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

فرانس/ بیلجیئم کے راستے

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بجکر پچاس منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

ٹرین رکنے کے بعد قریباً پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق چند کلومیٹر کے فاصلہ پر جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے وفد نے ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنا تھا اور پھر یہاں سے قافلہ کو Escort کرتے ہوئے نن سپیٹ Nunspeet لے کر جانا تھا۔

دو بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے۔تو مکرم ھبۃ النور فرحانن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، مکرم عبدالحمید درفیلڈن صاحب نائب امیر، مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی انچارج، مکرم مظفر حسین صاحب جنرل سیکرٹری، مکرم زبیر اکمل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن وقف و عارضی، مکرم جمیل احمد صاحب لوکل صدر جماعت Zwolle، مکرم چوہدری لئیق احمد صاحب، مکرم عطاء القیوم عارف صاحب صدر مجلس خدام لاحمدیہ ہالینڈ اور مکرم ضیاء القمر صدیقی صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت ان تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے نن سپیٹ (ہالینڈ) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے نن سپیٹ (Nunspeet) کا فاصلہ 390 کلومیٹر ہے۔

55 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کرکے ملک بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے۔ بیلجیئم میں 190 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد شام سات بجے بیلجیئم کا بارڈر کراس کرکے قافلہ ہالینڈ میں داخل ہوا۔ بیلجیئم میں روڈ ورک (Road Work) اور پھر راستہ کی تبدیلی کی وجہ سے نارمل وقت سے قریباً ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ لگا۔ اس طرح ہالینڈ میں مزید 145 کلومیٹر کا سفر طے کرکے قریباً آٹھ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نن سپیٹ میں ورود مسعود ہوا۔

نن سپیٹ میں ورود مسعود

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کار سے باہر تشریف لائے۔تو نن سپیٹ اور ہالینڈ کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں، بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کررہے تھے۔فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور احباب نعرے بلند کررہے تھے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی صدائیں ہر طرف سے بلند ہورہی تھیں۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ایمسٹرڈم (ہالینڈ)، مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ نن سپیٹ، مکرم اظہر نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، مکرم طاہر احمد محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ اور مکرم عبدالباسط صاحب لوکل صدر جماعت نن سپیٹ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقعہ پر نن سپیٹ ریجن کے مئیر Dick Van Hemmen بھی حضور انور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

جماعتی مرکز بیت النور کے ہمسایہ میں رہنے والے میاں بیوی Mr. Jaap اور Mrs. Margriet بھی حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان میاں بیوی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے لئے یہ بڑی سعادت ہے کہ ہم حضور انور کو مل رہے ہیں۔

ایک طفل عزیزم عدنان مظفر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ انصاف Baurik نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین، نوجوان، بوڑھے، بچے اور بچیاں دوپہر سے ہی جماعتی مرکز بیت النور پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔نن سپیٹ (Nunspeet) کی مقامی جماعت کے علاوہ۔ Den Hagg، Amsterdam، Utrecut، Arnhen، Lylstad، RotterDam، Eindhven، Denbush، Almeere، Amsteleen، Schiedam اور Zwolle کی جماعتوں سے احباب جماعت سفر کرکے نن سپیٹ پہنچے تھے اور سبھی اپنے آقا کے انتظار میں کافی دیر سے کھڑے تھے۔ ان سبھی نے شرف زیارت پایا اور سبھی ان مبارک اور بابرکت لحات سے فیضیاب ہوئے۔

نو بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد و خواتین یہاں بیت النور پہنچے تھے۔ان سبھی نے نماز مغرب و عشاء اپنے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی سعادت پائی۔ان میں سے بعض فیملیاں

ایسی بھی تھیں جو گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ لوگ اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

بیت النور کا تعارف

نن سپیٹ (Nunspeet) میں جماعتی مرکز ''بیت النور'' وسیع و عریض عمارات پر مشتمل ہے۔ اس کا رقبہ سوا ایکڑ ہے۔ اس کمپلکس میں تین بڑی عمارات ہیں جو تین بلاکس کی صورت میں ہیں بلاک اے (A) تین منزلہ ہے اس کی پہلی منزل پر ایک بڑا ہال ہے۔ جو 1985ء سے گزشتہ سال تک یعنی قریباً 30 سال بطور بیت استعمال ہوتا رہا ہے اور اس کے علاوہ اس عمارت کی پہلی دوسری اور تیسری منزل پر بائیس کمرے ہیں اور ان کمروں کی ایک بڑی تعداد مہمانوں کی رہائش کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ غسلخانے اور جماعتی کچن اس کے علاوہ ہیں۔ لنگر خانہ کا انتظام بھی اسی عمارت کے ساتھ منسلک ہے۔ جماعتی لائبریری بھی اسی عمارت میں ہے۔

دوسرا بلاک بی (B) بھی تین منزلہ ہے۔ اس کی پہلی دو منازل پر تین ہال ہیں اور تیسری منزل پر سات گیسٹ ہاؤسز یعنی رہائشی اپارٹمنٹس ہیں۔

تیسرا بلاک سی (C) ہے۔ جس کے ایک حصہ کو گزشتہ سال بیت کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے اور باقاعدہ محراب وغیرہ بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس بلاک میں دو دفاتر اور ایک رہائشی حصہ بھی ہے۔

علاوہ ازیں اس کمپلکس میں ان تین بلاکس کے علاوہ ایک رہائشی بنگلہ بھی ہے۔ یہ کمپلکس 1985ء میں خریدا گیا تھا۔ نن سپیٹ کا علاقہ نہایت خوبصورت جنگلات سے گھرا ہوا ہے اور ایک پُر فضا مقام ہے۔

سال 1985ء میں جب یہ جگہ خریدی گئی تھی تو نن سپیٹ میں صرف ایک احمدی فیملی مقیم تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال نن سپیٹ جماعت کی تجنید 155 سے تجاوز کر گئی تھی۔ اب اس کو دو جماعتوں نن سپیٹ اور Zwolle میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔

5۔اکتوبر 2015ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے۔

Live ریڈیو انٹرویو

لوکل ریڈیو RTV NUNSPEET کی نیوز انچارج اپنے کیمرہ مین اور جرنلسٹ Bernadeth کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔

یہ انٹرویو یہاں بیت النور سے براہ راست RTV ریڈیو پر Live نشر ہونا تھا۔

جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور کس لئے ہالینڈ آئے ہیں اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ یہاں ہالینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں فارن افیئرز کمیٹی (Foreign Affairs Committee) نے دعوت دی تھی کہ میں یہاں پارلیمنٹ میں آؤں اور یہاں ڈسکشن ہو اور ان سے ایڈریس بھی کروں۔ ایک تو یہ وجہ ہے آنے کی۔ پھر المیرے (Almeere) کی (بیت) کے سنگ بنیاد کا پروگرام بھی ہے۔ یہ پروگرام اگلے روز ہے اس کے علاوہ اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملنے کا پروگرام ہے۔ ان سے مل کر ان کے حالات دیکھتا ہوں۔ ان کے مسائل کا علم ہوتا ہے اور مختلف امور میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں۔

نن سپیٹ میں قیام کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں ایک ہفتہ ٹھہروں گا۔ یہ بہت خوبصورت علاقہ ہے اور مجھے یہ جگہ پسند ہے۔ میں جب بھی یہاں آتا ہوں۔ یہاں کے قیام سے محظوظ ہوتا ہوں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میرا قیام لندن میں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ 1984ء میں اس وقت کے پاکستان کے ڈکٹیٹر ضیاء الحق نے جماعت کے خلاف بڑے سخت قوانین بنائے، ہمیں السلام علیکم کہنے کی اجازت نہیں تھی۔ نماز پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ کوئی (دین) کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتا تھا۔ (دعوت الی اللہ) نہیں کر سکتے تھے۔ کوئی بھی ایسا طریق جس سے (دینی) عقائد کا اظہار ہوتا ہو وہ ہم نہیں کر سکتے تھے تو خلیفۃ المسیح ان شرائط کے ساتھ وہاں نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے مجھ سے پہلے خلیفہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو پاکستان سے لندن شفٹ ہونا پڑا۔ 1984ء سے وہیں رہے اور اس وقت سے ہی لندن میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ 2003ء میں ان کی وفات ہوئی۔ چونکہ پاکستان میں حالات اسی طرح بدستور قائم تھے۔ اس لئے جب پانچویں خلافت کا انتخاب ہوا تو وہ (بیت) فضل لندن میں ہوا اور وہاں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔ چنانچہ اس وقت سے میں لندن میں مقیم ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ایک نبی کی وفات کے بعد اس کے جاری کاموں کو آگے بڑھانے اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت کا نظام ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ (دین) پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ (دین) کا صرف نام رہ جائے گا اور جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ ایک ریفارمر کو مبعوث فرمائے گا اور وہ مسیح اور مہدی ہوگا۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس آنے والے مسیح اور مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اور جس مسیح موعود اور امام مہدی (-) کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آنا تھا۔ وہ آ چکا ہے اور ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے اس مسیح اور مہدی کی آمد کے بارہ میں جو بہت سے نشانات بیان فرمائے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ کی مخصوص تاریخوں میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا نشان تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے۔ وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ مہدی کی بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

تمام (لوگ) اس بات کے قائل ہیں کہ جب امام مہدی مبعوث ہوں گے تو آپ کی صداقت کے لئے یہ نشان پورے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ میں اور اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں ان مخصوص تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگا۔

حضور انور نے فرمایا یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور رمضان کے مہینہ میں ان معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ اس پیشگوئی کے علاوہ اور بھی بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو گئیں۔ لیکن اس کے باوجود دوسرے (لوگوں) نے آپ کو قبول نہیں کیا۔ ہم نے اس آنے والے مسیح و مہدی کو قبول کیا۔

1974ء میں پاکستان میں بھٹو کی حکومت میں سب جماعتوں نے مل کر ہمیں غیر مسلم قرار دیا۔ اس کے بعد 1984ء میں ضیاء الحق نے ایک آرڈیننس بنایا اور بڑے سخت قوانین بنائے کہ...... جب یہ پابندیاں لگیں تو تب مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے ہجرت کی۔ خلیفۃ المسیح کے جو یہ فرائض ہیں کہ وہ (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلائے اور اشاعت (دین) کا فریضہ ادا ہو۔ پاکستان میں رہ کر یہ ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لئے یہ ملک چھوڑنا پڑا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ (دین) پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ (دین) کا صرف نام رہ جائے گا اور لوگ (دین) کی اصل تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ جب ایسا زمانہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا اور آنے والا مسیح پھر سے لوگوں کو حقیقی تعلیم سے آگاہ کرے گا اور وہ غلط عقائد جو دین کی دوری کی وجہ سے پیدا ہو چکے ہیں ان کی اصلاح فرمائے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود نے آ کر (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیم پھیلائی اور بگڑے ہوئے عقائد کی اصلاح کی۔ ہم نے آپ کو قبول کیا اور آج ہم ہیں جو (دین) کی اصلی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا ہیں اور ساری دنیا میں اس تعلیم کو پھیلا رہے ہیں اور اس تعلیم کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت کے کام بھی کر رہے ہیں۔ ہم نے غریب ممالک میں سکول، ہسپتال کھولے ہیں اور خدمت خلق کے دوسرے بہت سے پراجیکٹ بھی جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان سب کاموں کے علاوہ میری اور بھی بہت سی ذمہ داریاں ہیں۔ ہزاروں لوگ روزانہ مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں اور بہت سے اپنے مسائل کا حل چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کی رہنمائی کرتا ہوں۔

بہت سے طلباء اپنی تعلیم کے لئے رہنمائی چاہتے ہیں کہ اپنے لئے کون سا مضمون منتخب کریں۔ کون سا فیلڈ اختیار کریں تو ان کو گائیڈ کرتا ہوں پھر بعض طلباء تعلیمی مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ ان کی فیسیں ہم ادا کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ (دین) کا پیغام پہنچانے میں بہت سی مشکلات ہیں۔ لیکن ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم نے ہر صورت میں ہر مشکل کا مقابلہ کرتے ہوئے (دین) کا پیغام پہنچانا ہے اور رکنا نہیں ہے۔ جو اچھی بات ہے لوگ اس کو سنیں گے اور قبول کریں گے۔ سچائی کا اثر ہوتا ہے۔ بعض لوگ پیغام سنتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ صحیح پیغام ہے لیکن اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے قبول نہیں کرتے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا اپنا کوئی مذہب نہیں ہے۔ ہمارا مذہب (دین حق) ہی ہے۔ ایک ہی نبی ہے۔ ایک ہی قرآن ہے۔ ہمارا کوئی نیا (دین حق) نہیں ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم کے مطابق جو سب سے اعلیٰ جہاد ہے وہ اپنے نفوس میں تبدیلی کا جہاد ہے۔ اپنے نفوس کو پاک کرنا ہے اور پھر (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیم اور محبت اور امن کا پیغام پھیلانا ہے۔ باقی جو تلوار کا جہاد ہے تو یہ آخری درجہ کا جہاد ہے اور اس کے لئے بھی بہت سی شرائط ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ پہلے آپ کے خلاف تلوار اٹھائی جائے اور آپ پر جنگ ٹھونسی جائے تو تب اپنا دفاع کیا جائے۔

آنحضرت ﷺ مکہ میں دس سال رہے اور اپنا

کوئی دفاع نہ کیا۔ پھر آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ تو جب مکہ سے مخالف فوجوں نے مدینہ پر حملہ کیا تو تب آپؐ کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی اور دفاع کی اجازت دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے، قتال کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو اب اگر اپنے دفاع کی اجازت نہ دی جاتی تو پھر راہب خانے منہدم کردیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی گرا دی جاتیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے دفاع کی جو اجازت دی وہ اس لئے دی تاکہ سب مذاہب اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت ہو۔ پس اس اجازت میں یہ حکم تھا کہ اگر اپنے مذہب کو بچانا ہے اور مذہبی آزادی کو اور مذہبی عبادت گاہوں کو بچانا ہے تو پھر اپنا دفاع کرو اور اگر تم اپنا دفاع کروگے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم تمام مذاہب کا دفاع کروگے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: (دین) دہشت گردی کا مذہب نہیں ہے۔ یہ (دین) پر الزام ہے۔ چند گروہ انتہاء پسند ہیں جنہوں نے اپنی حرکتوں سے (دین) کا نام بدنام کیا ہوا ہے۔ یہ کوئی جہاد نہیں ہے کہ صرف لوگوں کو مارا جائے اور قتل کیا جائے۔ ہم مسلسل دنیا میں (دین) کی اصل اور حقیقی تعلیم اور امن وسلامتی کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور رواداری اور بھائی چارہ کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ احمدی خاندانوں سے ملتے ہیں تو کیا ان کو آپ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اصل میں ایک Two Way Love ہے۔ ایک احمدی جب اپنے کسی پیارے سے ملتا ہے۔ تو بہت خوشی محسوس کرتا ہے اور خلیفۂ وقت بھی جب اپنے پیاروں سے ملتا ہے تو خوشی محسوس کرتا ہے۔

سیرین ریفیوجی کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ شام سے جو ریفیوجی یورپین ممالک میں آرہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جو احمدی اپنے حقوق سے محروم کیا گیا ہے اس کی مدد کی جائے تاکہ وہ اپنی زندگی گزار سکے۔ خواہ لوکل حکومتیں ہوں دوسرے ادارے ہوں یا مرکزی حکومت ہو۔ ضرورتمندوں کی مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اس مسئلہ کا اصل حل یہ ہے کہ ان ممالک میں لڑائی ختم کرواؤ اور ان ملکوں میں امن ہو۔ تو پھر یہ مہاجرین واپس اپنے ملکوں میں جائیں اور وہاں ان کو رہنے میں اور ان کو اسٹیبلش کرنے میں ان کی مدد کی جائے۔

گیارہ بجکر تیس منٹ پر یہ انٹرویو ختم ہوا۔ آخر پر انٹرویو لینے والی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

یہ انٹرویو جہاں ریڈیو RTV NUNSPEET سے Live نشر ہورہا تھا۔ وہاں KPN کے ذریعہ سارے ہالینڈ میں اور Wesstream کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہورہا تھا۔ برطانیہ اور پاکستان سے بعض لوگوں کے پیغامات آئے کہ انہوں نے یہ انٹرویو Live سنا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا سیل نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

سوا ایک بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ریجنل T.V کیلئے انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔

ریجنل T.V سٹیشن TV Gelderlaand کے جرنلسٹ اور کیمرہ مین اپنی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے اور حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور کے استفسار پر جرنلسٹ نے بتایا کہ اس صوبے میں دو ملین لوگ ہیں اور ہمارا یہ TV سٹیشن اس صوبے کے لئے BBC کی اہمیت رکھتا ہے۔

جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ حضور انور کا یہاں Nunspeet میں قیام کیسا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں بہت اچھا قیام ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ یہاں آیا ہوں اور میں یہاں قیام کرنے کو پسند کرتا ہوں۔ بہت خوبصورت جگہ ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ نن سپیٹ (Nunspeet) کی جماعت احمدیہ کے لئے کیا اہمیت ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جماعت ہالینڈ کا ایک سنٹر ہیگ (Den Hagg) میں تھا۔ جماعت اپنی ضروریات کے لئے ایک بڑی جگہ چاہتی تھی۔ تو اس وقت جگہ تلاش کی گئی اور یہ جگہ پسند آئی۔ شہر سے باہر تھی اور سستی تھی اور کھلی وسیع جگہ تھی۔ ہماری ضرورت کے مطابق تھی۔ ہم نے خرید لی۔ یہ علاقہ بڑا خوبصورت ہے۔ مجھ سے پہلے خلیفہ بھی اس جگہ کو بہت پسند کرتے تھے۔ جب یہ جگہ خریدی گئی اس وقت کمیونٹی بڑی نہیں تھی۔ اب اللہ کے فضل سے تعداد بڑھ چکی ہے۔ یہاں جماعت کے سارے فنکشن اور پروگرام ہوتے ہیں۔ یہاں کے مقامی لوگ محبت کرنے والے ہیں۔ اس لئے اس جگہ کو ہم پسند کرتے ہی۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ احمدیہ کمیونٹی نے سب سے پہلے ہالینڈ میں (بیت) بنائی۔ اس (بیت) کو بنے ہوئے بہت عرصہ ہوگیا ہے۔ اس عرصہ میں (دین) کے بارہ میں لوگوں کی آراء تبدیل ہوئی ہیں۔ اس بارہ میں حضور کا تبصرہ کیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ جب ہماری پہلی (بیت) ہیگ میں بنی تھی۔ اس وقت لوگوں میں مذہب کی طرف رجحان تھا۔ اب وہ نہیں رہا اور مذہب کی طرف رجحان کم ہوا ہے اور دہریت کی طرف زیادہ رجحان ہے۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ (دین) کے بارہ لوگوں کی رائے تبدیل ہوئی ہے اور لوگ (دین) کو اچھا نہیں سمجھتے اور دوسری وجہ (-) کا عمل ہے۔ جس نے (دین) کو برے رنگ میں پیش کیا ہے۔ (-) کی طرف سے انتہا پسندی اور دہشت گردی ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں جو بھی مسائل ہیں وہ (-) کی وجہ سے ہیں۔ حالانکہ یہ بات دوست نہیں ہے۔

(دین) تو امن، صلح آشتی کا مذہب ہے اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ سب کچھ دیکھ کر میرا ایمان مضبوط ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ (دین) پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ (دین) کا صرف نام ہی رہ جائے گا۔ لوگ (دین) کی تعلیمات کو بھلا بیٹھیں گے تب ایک ریفارمر مسیح ومہدی آئے گا اور (دین) کی اصلی اور حقیقی تعلیمات کو دنیا میں پھیلائے گا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ آچکا ہے اور آپ کے ذریعہ (دین) کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور آپ نے (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کیا اور وہ غلط عقائد جو دین سے دوری کی وجہ سے پیدا ہوچکے تھے۔ ان کی اصلاح فرمائی۔...... آج ہم دنیا میں (دین) کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو پھیلا رہے ہیں۔ ہم گزشتہ 125 سال سے یہ کام کررہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ صرف اس سال پانچ لاکھ ساٹھ ہزار سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ افریقہ سے زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ فارایسٹ، ایشیا، یورپ، عرب ممالک اور دیگر ممالک سے بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے اور ہر سال داخل ہورہے ہیں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ کی کمیونٹی (Fast Growing) کمیونٹی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم ایک آرگنائز فاسٹ گروئنگ کمیونٹی ہیں۔ ایک لیڈر شپ، ایک بینرز، ایک سلوگن کے تحت جماعت احمدیہ واحد ایسی کمیونٹی ہے جس کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ تیزی سے بڑھنے والی کمیونٹی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم (-) ممالک میں کھل کر اپنا اظہار نہیں کرسکتے۔ عرب لوگ ہم کو پسند نہیں کرتے۔ ہم ان کی جہاد کی تشریح کے خلاف ہیں۔ ان کا جہاد کا جو تصور ہے ہم اس کے خلاف ہیں۔ اصل جہاد جو سب سے افضل جہاد ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو ریفارم کرواور اپنے نفوس کی اصلاح کرو اور (دین) کی حقیقی تعلیم، امن اور صلح کی تعلیم ہر ایک تک پہنچاؤ۔ (دین) کا پیغام پہنچاؤ۔

ہاں صرف اس وقت تلوار کے جہاد کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی جب تمہارا دشمن تم پر حملہ آور ہو اور تم اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور کردیئے جاؤ اور اپنے دفاع پر مجبور کردیئے جاؤ۔ تو تب تلوار کا جہاد ہے۔......

آج جنگی ہتھیار کی بجائے اسلام کے خلاف لٹریچر کے ذریعہ پراپیگنڈہ ہورہا ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اسلام پر حملہ ہورہا ہے۔ تو اس کا جواب بھی لٹریچر کے ذریعہ اور میڈیا کے ذریعہ دینا چاہئے اور ہمیں یہ تعلیم حضرت اقدس مسیح موعود نے دی ہے اور آپ نے بتایا ہے کہ اس زمانہ میں قلم کا جہاد ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ نوجوان مسلمان ہمارے اس صوبے سے بھی اور یورپ کے دوسرے ممالک اور علاقوں سے بھی ISIS میں شامل ہونے کے لئے سیریا وغیرہ جارہے ہیں۔ آپ کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جس طرح اب (-) ایک دوسرے کو ماررہے ہیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑا رہے ہیں۔ اسی طرح گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں نے بھی آپس میں ایک دوسرے فرقوں کو قتل کیا تھا اور ان کی آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی تھیں۔......

آنحضرت ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ جو کلمہ طیبہ ”لاالٰہ الا اللّٰہ ...... پڑھے وہ مسلمان ہے تم اس کے خلاف تلوار نہ اٹھاؤ۔ پس یہ جو مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے خلاف لڑائی کررہے ہیں یہ آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کوئی احمدی جو سچا اور حقیقی احمدی ہے۔ ایسے جہاد کے بارہ میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ ایک احمدی کے نزدیک اصل جہاد یہ ہے کہ اپنے آپ کو ریفارم کیا جائے اور اپنے نفوس کی اصلاح کی جائے اور (دین) کی اصل تعلیم دنیا تک پہنچائی جائے۔

حضور انور نے فرمایا یہ جو لوگ یہاں سے یورپ کے ممالک سے جاکر ISIS سے مل رہے ہیں وہ حالات سے تنگ (Frustrated) لوگ ہیں۔

اکنامک کرائسز 2008ء میں آیا تھا۔ کروڑوں لوگ بے روزگار ہوئے۔ اس اکنامک کرائسز کے

بعد دہشت گردی بڑھی ہے اور اس کا فائدہ دہشت گرد تنظیموں نے اٹھایا ہے اور بے روزگار نوجوانوں کا برین واش کیا ہے۔ جو نوجوان مالی لحاظ سے تنگ تھے۔ان کو پیسوں کا لالچ دیا گیا ہے۔ان کو کہا جاتا ہے کہ تمہاری حکومت تمہارے ساتھ ظلم کر رہی ہے۔ اس طرح باتیں کر کے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یوکے کی صورتحال میں جانتا ہوں وہاں جو مہاجرین ہیں وہ دوسروں سے زیادہ بینیفٹس لے رہے ہیں۔ برطانیہ کے مقامی باشندوں کی نسبت زیادہ فوائد حاصل کر رہے ہیں اس لئے اگر کوئی لڑائی کرنی ہوتی تو برٹش مسلمانوں کے خلاف کرتے کہ ہم تو بے روزگار ہیں اور تم سارے بینیفٹس حاصل کر رہے ہو۔لیکن یہاں صورتحال الٹ ہے اور بعض امیگرینٹ نوجوان دہشت گرد تنظیموں سے مل رہے ہیں۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا بحیثیت ایک (مومن) آپ پر دہشت گردی کا اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ دہشت گردی کا الزام (-) پر ہی لگتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہمیں تو ڈبل خطرہ ہے۔ایک تو (-) ہمارے خلاف ہیں۔ دوسرے جو (دین) کے مخالف ہیں وہ بھی ہمارے خلاف ہیں۔ (دین) کے مخالف لوگ عدم علم کی وجہ سے ہمیں دوسرے (-) کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں۔ان کو فرق کا احساس نہیں ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے لئے اس صورتحال میں (دین) کا دفاع کرنا مشکل کام لگتا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم کوشش کرتے ہیں اور مختلف طریقوں اور پروگراموں کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارا لٹریچر پڑھو، ہمارا بروشر پڑھو۔تو لوگ ہماری بات سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ آہستہ آہستہ لوگوں میں فرق پڑ رہا ہے اور لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم دوسرے (-) سے مختلف میں جو امن کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگرچہ یہ کام مشکل ہے لیکن ایک دن انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت لیں گے۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ دہشت گردی کے خطرے کا رسپانس حکومت کو کس طرح کرنا چاہئے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مانیٹر کرنا، نگرانی کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ انتہاء پسندی کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کی فیملیز بھی زیر نظر ہونی چاہئے۔ یہ دیکھیں کہ وہ کس طرح کا رویہ رکھتی ہیں۔ کیا ان لوگوں کے اپنی فیملیز کے ساتھ رابطے ہیں۔

فرمایا: اب یہ صورتحال بھی سامنے آرہی ہے کہ یہ دہشت گرد گروپس ان یورپین لوگوں کو جوان کے ساتھ ملنا چاہتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ تم اپنے ملک میں ہی رہو ہم آپ کو گائیڈ کریں گے کہ کیا کرنا ہے۔ بم کیسے بنانا ہے۔ اٹیک کیسے کرنا ہے۔ Cyber اٹیک کیسے کرنا ہے۔ اب کمپیوٹر کے ذریعہ نئی ٹیکنالوجی استعمال کر رہے ہیں۔ سائبر اٹیک کے ذریعہ اکانومی کی تباہی کا خطرہ ہے۔

سیریا کے موجودہ حالات اور صورتحال کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اب رشیا، سیریا کی حکومت کی مدد کر رہا ہے اور فضائی حملہ بھی کیا ہے اور رشین کہتے ہیں کہ وہ حکومت کے مخالف گروپس رائبلز، ISIS اور داعش پر حملے کر رہے ہیں اور اب اس بات کا امکان ہے کہ زمینی فوج بھی بھیجیں۔ دوسری طرف امریکہ اپنا انٹرسٹ اس ریجن میں چھوڑنا نہیں چاہتا۔ امریکہ کے مفادات اس ریجن سے وابستہ ہیں۔اب فرانس میں ایک میٹنگ ہوئی ہے یورپین ممالک کے وہاں نمائندے تھے اور یہ بات ہوئی کہ اب صدر سیریا کی مدد کر کے حالات تبدیل کریں گے۔ تو اب ان ممالک کی پالیسی سیریا کے بارہ میں تبدیل ہوئی ہے۔

اب تیسری عالمی جنگ کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ اب صرف ISIS اور داعش کا معاملہ نہیں بلکہ پوری دنیا میں جنگ کا خطرہ ہے۔ بڑی طاقتوں کے مختلف بلاکس بن رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں کئی سالوں سے خبردار کر رہا ہوں کہ یہ نہ سوچو کہ کولڈ وار (Cold War) کے بعد سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ ٹھیک نہیں ہوا۔ اب جس طرف جا رہے ہیں کسی وقت عالمی جنگ کی چنگاری بھڑک سکتی ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یہاں سیریا سے ریفیوجیز آرہے ہیں اور کرسچیئن کمیونٹی ان کی مدد کر رہی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عیسائی ہمدردی کر رہے ہیں تو کریں بڑی اچھی بات ہے۔ اگر اصل ریفیوجیز ہیں تو ضرور مدد کرنی چاہئے لیکن ساتھ دہشت گردی کا خطرہ بھی ہے۔ ISIS کے ایک نمائندہ نے کہا ہے کہ ہر پچاس افراد پر ہمارا ایک ISIS ممبر ہے۔ جو آرہا ہے۔ تو اس طرح آپ کتنے ISIS ممبرز حاصل کر لیں گے۔ یہ آپ کے لئے الارمنگ صورتحال ہے۔ اس پر جرنلسٹ نے کہا اس کا مطلب ہے کہ بہت سے ایسے لوگ آئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ان ریفیوجیز کو ایک جگہ رکھیں تا کہ نگرانی رہے۔ ان کی ضروریات رہائش خوراک کا خیال رکھیں۔ لیکن ان کی آبزرویشن ہونی چاہئے۔

دوسرے یہ بات ضروری ہے کہ سیریا کے حالات بہتر کریں تا کہ یہ لوگ واپس اپنے ممالک میں جائیں پھر وہاں ان کی مدد کریں، ان کو اسٹیبلش کرنے اور اپنے قدموں پر کھڑا کرنے میں ان کی مدد کریں۔

حضور انور نے فرمایا اب دیکھیں جاپان نے کہا ہے کہ وہ ان سیرین لوگوں کی مدد کریں گے۔ یہ جہاں بھی رہیں گے۔ لیکن ان کو جاپان نہیں آنے دیں گے۔ جاپان ان کی مدد کے لئے بلینز ڈالرز دے رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سعودی عرب، گلف کے ممالک اور اس ریجن کے مسلمان ممالک یہ سیریا کے ہمسائے ممالک ہیں اور امیر ملک ہیں۔ ان کا کام ہے کہ سیریا کی مدد کریں اور ان کا فرض بنتا ہے کہ مہاجرین کو سیٹل کرنے میں مدد کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کل آپ نے پارلیمنٹ میں جانا ہے تو کل کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا جواب تک کہا ہے وہی پیغام ہے۔ (دین) کی سچی اور حقیقی تعلیمات کا پیغام ہے۔ امن کا پیغام ہے۔ یہاں بعض سیاست دان ہیں جو کہتے ہیں کہ اسلام شدت پسند مذہب ہے۔ میں اس بارہ میں بتاؤں گا کہ قرآن کریم کی تعلیمات کیا ہیں اور شاید اس حوالہ سے کچھ آیات بھی Quote کروں۔

W.Gieret Gilder کے حوالہ سے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ وہ (دین) کے خلاف بولتا ہے۔ کیا اس کی باتوں سے آپ کو کوئی خوف آتا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ہم کو کوئی خوف نہیں آتا۔ ہر ایک کا حق ہے۔ کہ وہ بولے بات کرے لیکن یہ حق نہیں ہے کہ جو میں کہتا ہوں، جو میرا ایمان ہے اور میرا عقیدہ ہے۔ وہ اس کو مجھ سے بہتر سمجھتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ حضور انور نے فرمایا عربی زبان بہت وسیع زبان ہے اور قرآن کریم کی مختلف آیات کے کئی مفاہیم ہیں جو صرف عربی زبان جاننے والا، عربی زبان سے واقفیت رکھنے والا ہی سمجھ سکتا ہے۔ دوسرے کو یہ معانی سمجھ نہیں آسکتے۔ میں عربی زبان سے واقفیت رکھتا ہوں اور قرآن کریم کا علم رکھتا ہوں Gilder نے پتہ نہیں قرآن کریم پڑھا بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال عربی زبان میں تو نہیں پڑھا ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: انہی لوگوں میں سے بعض لوگ ہمارا دفاع کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں ایک جرنلسٹ Adwest نے اخبار "Evening Standard" میں ایک آرٹیکل لکھا جس کا عنوان تھا "ہمارا خلیفہ لندن میں ہے صرف اچھا کام کر رہا ہے۔" ہم اس خلیفہ کو کیوں نہ Follow کریں۔ جماعت کے جلسہ میں 35 ہزار لوگ اکٹھے ہوئے اور صرف امن، رواداری اور بھائی چارہ کی باتیں ہوئیں اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

اخبار نے لکھا جماعت کی بیت سنٹر کا ایک حصہ جل گیا۔ ہم سب برٹش قوم کو اس کی دوبارہ تعمیر میں مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو لوگ مخالفت کرتے ہیں ہم ان سے کیوں پریشان ہوں۔ ان مخالفین میں سے ہی بعض لوگ ہمارے دفاع کے لئے بھی کھڑے ہو رہے ہیں۔

انٹرویو کے آخر پر حضور انور نے جرنلسٹ سے ازراہ شفقت فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ یہ انٹرویو تھا۔ یہ ایک میٹنگ تھی۔ اس پر جرنلسٹ نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ حضور انور کی یہ بات میرے لئے عزت افزائی کا باعث ہے۔

بعد ازاں جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ 35 فیملیز کے 168 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان میں سے ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز نن سپیٹ جماعت کے علاوہ، دوسری جماعتوں Den Haag، Zwolle، Zotter Meer اور Utrecut کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والی یہ سبھی فیملیز وہ تھیں جو گزشتہ دو سالوں میں پاکستان سے ہالینڈ پہنچی تھیں اور ان میں سے بعض بڑی سخت تکالیف اور مصائب اٹھا کر یہاں پہنچی تھیں۔ آج ان کی زندگی میں پیارے آقا کے ساتھ ان کی پہلی ملاقات تھی۔ ہر ایک جذبات سے بھرا ہوا تھا۔ یہ فیملیز ملاقات کر کے جب باہر آئیں تو اکثر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوتیں۔ ایک فیملی کہنے لگی کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ آج ہمیں زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا کے قرب کی چند گھڑیاں نصیب ہوئیں۔ ہم نے اپنے آقا کو قریب سے دیکھا اور باتیں کیں۔ بعض دوست کہنے لگے کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ ہم اپنی ملاقات کا احوال بیان کر سکیں۔ ایک صاحب کہنے لگے کہ جونہی میں ملاقات کے کمرہ میں داخل ہوا اور پیارے آقا پر نظر پڑی تو میرا سارا جسم روحانی لحاظ سے بھر گیا۔ آج میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ مجھے حضور انور کو انتہائی قریب سے دیکھنے پھر باتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

غرض ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے دیدار کی سعادت پائی اور اپنی زندگی کے انتہائی بابرکت لمحات اپنے پیارے آقا کے قرب میں گزارے اور اپنے آقا کی دعائیں حاصل کیں اور وہ کچھ پا لیا جس کا اپنی زندگی میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اور برکتیں ہم سب کے لئے مبارک کرے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تکمیل ناظرہ قرآن

مکرم مبارک احمد بھٹی صاحب ولد مکرم عمر دین بھٹی صاحب جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے عبدالمنان شاہ ولد مکرم عبدالرؤف شاہ صاحب میر پور خاص نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں اور خاکسار کے بھتیجے ثمر احمد بھٹی ولد مکرم فخر الدین بھٹی صاحب نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

کامیابی

مکرم محمد رفیق نسیم صاحب آف ماڑی پور کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی آمنہ رفیق نے 2014ء میں میٹرک کا امتحان آغا خان بورڈ سے 85% نمبر لے کر A+ گریڈ سے پاس کیا۔ بچی 2014ء میں ایک سال کے سکالرشپ پر امریکہ گئی تھی۔ ہر سال اس سکالرشپ کے تحت پاکستان بھر سے سو کے قریب بچے امریکہ جاتے ہیں اور سال بھر امریکن ہائی سکولز میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ دوران تعلیم بھی عزیزہ نے وہاں دو Acadamic Achievement Awards حاصل کئے ہیں۔ یہ سکالرشپ Kennedy Lugar Youth Exchange and Study Programme KL-Yes کہلاتا ہے اور اس کو پاکستان میں Iearn ادارہ سپانسر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عزیزہ کو دین و دنیا میں مزید کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد احسان احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 93 ٹی ڈی اے ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 ستمبر 2015ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دانیہ احسان نام عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور صالحہ بنائے۔ آمین

کوئز پروگرام سیرت النبیؐ

مکرم فیاض احمد جاوید صاحب جنرل سیکرٹری امارت ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 2۔ اکتوبر 2015ء کو امارت ضلع حافظ آباد کے تحت سیرت النبیؐ کوئز پروگرام بیت التوحید حافظ آباد زیر صدارت مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد منعقد ہوا۔ سیرت النبیؐ کے حوالے سے 75 سوالات پر مشتمل نصاب ضلع کے تمام گھروں میں تقسیم کیا گیا اور جماعتوں میں کلاسز منعقد کی گئیں۔ اس میں 22 خدام، 14۔ انصار اور 30۔ اطفال نے شرکت کی۔ تینوں تنظیموں کے پہلی پوزیشن حاصل کرنے والوں کے درمیان خصوصی مقابلہ ہوا۔ محترم امیر صاحب نے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ شرکاء کو کھانا پیش کیا گیا۔ کل حاضری 250 تھی۔

لجنات کے مقابلہ جات

مورخہ 11 اکتوبر 2015ء زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ ضلع حافظ آباد لجنات اور ناصرات کے درمیان ضلعی سطح پر سیرت النبیؐ کوئز پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں کل حاضری 21 تھی۔ صدر صاحبہ لجنہ ضلع نے پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی جانیہ رشید عمر 19 سال طالبہ ایف اے سیکنڈ ایئر نصرت جہاں کالج گرلز ربوہ مورخہ 2۔ اکتوبر 2015ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز جمعہ بیت الرحمٰن میں مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر محلہ نصیر آباد رحمٰن نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ ملنسار اور ہمدرد طبیعت کی مالکہ تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں والدین کے علاوہ 3 بھائی اور 2 بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ابن حضرت چوہدری سربلند خاں صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 14 ستمبر 2015ء کو خاکسار کی بیٹی مکرمہ خولہ باسط میر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا وسیم احمد صاحب مربی سلسلہ نظارت امور عامہ کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے نادیہ وسیم نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا محمد اسلم صاحب مرحوم پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک قسمت، صالحہ، خادمہ دین، والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ماہرہ فاروق صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم خالد اسد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمد نواز احمد صاحب ساکن کینیڈا سے بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ 10۔ اکتوبر 2015ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ دلہن مکرم رانا محمد نواز خاں صاحب کاٹھگڑھی کی پوتی اور مکرم عمر احمد یحییٰ صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ جبکہ دلہا مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ورک کے پوتے اور مکرم مبشر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ کے بھتیجے ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم حافظ جلیل احمد کاہلوں صاحب معلم سلسلہ ڈوگری گھمناں ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ کی دائیں ٹانگ فریکچر ہوگئی ہے۔ کامیاب آپریشن ہوگیا ہے۔ احباب دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی دے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد دھاریوال صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالہ زاد بھائی اور بہنوئی مکرم چوہدری نسیم احمد سیفی صاحب واقف زندگی ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ یکم اکتوبر 2015ء کو 19 سال خدمات انجام دینے کے بعد ساڑھے تین ماہ تک بعارضہ برین ٹیومر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج رہ کر مورخہ 10۔ اکتوبر 2015ء کو وفات پا گئے۔ ان کی عمر 55 سال تھی۔ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم محمد اسلم شاد منگلا صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے دعا کروائی۔ جس دن انہیں اپنے وقف کی منظوری موصول ہوئی۔ بہت ہی خوش تھے۔ خلافت کے باوفا خادم اور سب کے ہمدرد تھے۔ آپ معاشرتی زندگی میں کئی بچھڑے ہوئے خاندانوں کو دوبارہ حکمت و دانائی کے ساتھ جوڑ دینے کا فن جانتے تھے۔ ایک کے بعد دوسری نیکی انہیں پرسکون بنا دیتی تھی۔ اپنے ساتھ عارضی سفروں میں جانے والے احباب کے ساتھ مضبوط تعلق کا سفر شروع ہو جاتا تھا۔ جس کا علم تعزیت کرنے والوں سے ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عاشق خلافت احمدیہ کو اپنے قرب میں خاص بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا“

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور و نزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب و خواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجا لانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت / صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆☆............☆............☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23۔اکتوبر 2015ء

5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس ملفوظات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	وقف نو اجتماع
7:05 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال
7:35 am	سپینش سروس
8:05 am	پشتو مذاکرہ
8:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	جلسہ سالانہ جرمنی
12:55 pm	سیرت النبی ﷺ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:35 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	حضرت امام حسینؓ
8:35 pm	دعائے مستجاب
7:30 pm	Shotter Shondhane
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی

24۔اکتوبر 2015ء

12:30 am	Warplane Heritage Museum
1:20 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
11:45 am	الترتیل
12:15 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے 24 جولائی 2009ء
1:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:45 pm	سٹوری ٹائم
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	حضرت امام حسینؓ
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے

25۔اکتوبر 2015ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:05 am	الترتیل
6:35 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ یوکے
7:35 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
9:10 am	حضرت امام حسینؓ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور سے طلباء جاپان کی ملاقات 7 نومبر 2013ء
12:55 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جولائی 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
7:15 pm	Shotter Shondhane
8:20 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
9:00 pm	رفقائے احمد
9:35 pm	Warplane Heritage Museum
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور سے طلباء کی ملاقات

26۔اکتوبر 2015ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:45 am	فوڈ فار تھاٹ
2:10 am	رفقائے احمد
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
3:55 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	یسرنا القرآن
6:20 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:40 am	رفقائے احمد
8:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اکتوبر 2015ء
9:30 am	Warplane Heritage Museum
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:55 am	Pan African Dinner
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام یکم اگست 1997ء
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:25 pm	قرآن مجید اور سائنس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 دسمبر 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	قرآن مجید اور سائنس
8:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
8:55 pm	راہ ہدیٰ
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	Pan African Dinner

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اکتوبر

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:32

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21۔اکتوبر 2015ء

6:35 am	گلشن وقف نو
9:25 am	ربوہ کے شب و روز
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ قادیان
2:00 pm	سوال و جواب
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ، مکان، زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

ورده فیبرکس ڈیزائن 2015-16
کھدر ہی کھدر۔ کاٹن ہی کاٹن۔ لیلن ہی لیلن
بوتیک ہی بوتیک اور سردیوں کی تمام نئی ورائٹی
فیکٹری ریٹ پر حاصل کریں۔
Fix Price Shop

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden SM4 5BQ
00442036094712

FR-10